دوسری وآخری قسط

توحید کی حقیقت

(خطاب بہ موقع شہداء ختم نبوت کانفرنس ۶/مارچ ۱۹۸۶ء، مسجد احرار، چناب نگر)

ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: حافظ محمد اکمل

ولایت اور شعبدہ بازی میں فرق:

پیر و مرشد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک ہندو کہنے لگا اگر تمہارے گرؤوں کے پاس کچھ ہے تو آ ؤ میرے ساتھ مقابلہ کرو۔ وہ آگ جلا کے اس کے دائرے میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا میں نہیں جلوں گا۔ ایک مرتبہ دومرتبہ، تین مرتبہ، لوگوں پر بہت اثر ہوا...... ہمارے اس بزرگ پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں وہ اپنے تین چار ساتھیوں کو لے کر آ گئے اور ان سے کہا کہ تم میرے پیچھے بیٹھے رہنا اور جب میں کچھ کہوں تو پھر کچھ کرنا باقی میرے لیے اللہ سے کامیابی کی دعا کرنا اب وہ بیٹھ گئے۔ پندرہ منٹ بمشکل گزرے ہوں گے کہ وہ کہنے لگا ہائے میں مرگیا۔ ہائے میں مرگیا ارے میں جل گیا رام، رام، بھگوان جی، بھگوان جی، اب وہ بزرگ خاموش بیٹھے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ جل کر خاک ہو گیا۔ حقیقت کیا تھی؟ یہ وہی قوت فکر کو جمع کرنا۔ ارتکازِ فکر، قوت متخیلہ کو ایک جگہ جمع کرنا۔ اس کے پاس بھی پریکٹس تھی اس بات کی کہ مجھے کوئی آگ نہیں لگا سکتا۔ اللہ نے ہر انسان کو دونوں قوتیں دی ہیں کہ وہ کسی بھی چیز پر مثبت یا منفی اثر ڈال سکتا ہے مگر یہ فن ہے دین نہیں۔ ایک کافر کے پاس فن تھا، ایک اللہ والا تھا۔ اس نے کہا یا اللہ تیری مخلوق کو گمراہ کر رہا ہے۔ اور بعد میں لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے کیا کیا تو انھوں نے کہا کہ بھائی جب میں وہاں پہنچا تو محسوس کیا کہ اس کے پاس ویسے تو کچھ نہیں ہے کوئی اور ہی بات ہے تو سمجھ میں آئی کہ اس نے قوتِ متخیلہ کو مرتکز کیا ہوا ہے لہٰذا میں نے بھی کہا کہ یا اللہ اسے جلا دے، یا اللہ اسے جلا دے، یا اللہ اسے جلا دے اور اللہ نے اسے جلا کر راکھ کر دیا۔ اب میں منوانے کے لیے تو بیٹھا نہیں ہوں سمجھا دیا جتنی اپنی عقل کام کرتی تھی۔ ولایت کا ایک حصہ تو یہاں ختم ہو گیا۔

مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

انعامِ خداوندی:

اگر ایک شخص عالم ہے، فقیہ ہے، محدّث بھی ہے لیکن اس کے دوست احباب میں ایسے لوگ ہیں جو فساق وفجار ہیں۔ اس کی کمپنی کا غلبہ ہے اس پر! یہ ولی نہیں، حرام کا مرتکب ہے روزانہ عشاء کی نماز میں کہتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ. (اعلاء السنن، اخفاء القنوت فی الوتر)

روزانہ بلاناغہ معاہدہ کرتا ہے۔ روزانہ توڑتا ہے۔ میں ہوں حضرت مولوی صاحب، ولد مولانا، ولد مولانا، ولد مولانا...... آٹھویں نویں پشت تک تو مجھے یاد ہے کہ الحمد اللہ سب حافظ عالم، حافظ عالم! آگے بھی اللہ گاڑی چلا دے تو اس کی مرضی اور مہربانی ہے اگر روک دے تو کون ہے اسے پوچھنے والا۔ اس وقت بھی الحمد اللہ ہمارے خاندان کی دوتین خواتین حافظہ عالمہ، بچے حافظ، ہم چاروں بھائی حافظ، الحمد اللہ گاڑی ابھی چل رہی ہے رکی نہیں جب تک ہم اس کے راستے پر گامزن رہیں گے وہ ہماری گاڑی نہیں روکے گا۔ اس کا راستہ چھوڑیں گے، دنیا کے کتے بنیں گے تو وہ راستہ روکے گا۔ اللہ وہ دن نہ لائے۔

خدا وہ دن نہ دکھائے کہ اپنی آگ جلوں

جمہوریت مشرکوں کا نظامِ ریاست ہے:

جناب والا فاجرین وفاسقین کی اتباع اور ان کا ساتھ دینے والا ولی نہیں ہوسکتا۔ ایک تیسری بات کہ اللہ کے دین کا بتایا ہوا جو نظام ریاست ہے اس میں ملاوٹ!....... یوں بات سمجھ میں نہیں آئیگی۔ بھائی آپ میں سے کچھ میٹرک پاس ہوں گے۔ کچھ ایف اے ہوں گے اور کچھ بی اے، ایم اے ہوں گے۔

سادہ لوگوں کے لیے کہ دنیا میں حکومت چلانے کے بہت سے طریقے ہیں اور وہ سب کے سب مشرکوں کے بنے ہوئے ہیں یا یہودیوں اور عیسائیوں کے۔ اور جتنے بھی نظام ہائے ریاست اس وقت کائنات میں پائے جاتے ہیں یہ مشرکوں کی ایجاد ہیں یا مشرکوں کے اصلاح یافتہ ہیں یا مشرکوں کا معمول ہیں۔ ہمارا ان سے کیا تعلق ہے؟

مشرکین کا بنایا ہوا نظام ریاست، مشرکین کا بنایا ہوا دستورِ زندگی مشرکین کا دیا ہوا منشور وآئین اس کو قبول کرنا بھی حرام ہے۔ جو اس کو قبول کرتا ہے ولی اللہ نہیں ہوسکتا۔ ہاں ساتویں کلاس کا مسلمان ہوسکتا ہے۔ آؤٹ آف ڈیٹ، اپاہج اور پھٹیچر قسم کا مسلمان۔ نظام ریاست جمہوریت، وضع کرنیوالا مشرک اور اس کو معمول بنانیوالا انگریز تقریباً ایک ہزار برس ہوگئے مشرکینِ برطانیہ کا معمول ہے۔ بنانیوالا مشرک افلاطون، اور اس کو بطور نظامِ حیات قبول کرنے والے انگریز، اس میں ترمیم کرنیوالا امریکہ کا مشرک عیسائی ابراہم لنکن، روسو، ہیگل۔

میرا چیلنج ہے کہ ہندوستان میں صحابہؓ کے دور سے لے کر اورنگ زیب تک ایک آدمی مجھے بتاؤ، جس نے جمہوریت جیسا قبیح نظام مسلمانوں میں متعارف کرایا ہو۔ چہ جائے کہ نافذ ہوا ہو! پچھلی صدی میں لارڈ کرزن نے ہندوستان میں جمہوریت کو متعارف کرایا۔ بانی مشرک معمول بنانے والا مشرک، ترمیم کرنے والا مشرک، ہندوستان میں لانے والا مشرک، ہمارا اس سے کیا تعلق ہے کیا رشتہ ہے؟ تم اگر قبول کرو تو یہ حرام نہیں ہے......؟ مشرکین کے نظام زندگی کو قبول کرتے ہو پھر کہتے ہو اسلام آئے گا۔ کیسے آئے گا؟ ولایت کیسے عام ہوگی؟ اس کو قبول کرنے والا کیسے ولی اللہ ہوسکتا ہے۔ امپریلزم، کمیونزم اور دیگر تمام نظام کفر ہیں تو جمہوریت کیونکر اسلام ہے جو دلیل سوشلزم کے کفر ہونیکی ہے وہی دلیل جمہوریت کے کفر ہونے کی بھی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ (النساء:۶۰)

(کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں۔ کہ جو کتاب تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں، کہ اپنا مقدمہ ایک سرکش کے پاس لے جاکر فیصلہ کرائیں حالانکہ ان

کو حکم دیا گیا تھا کہ اس سے اعتقاد نہ رکھیں ۔)

اے محمد! کیا نہیں دیکھتے آپ ان لوگوں کی طرف جو تیرے بن بن کے اپنے تئیں گمان کرتے ہیں کہ جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ بھی مانتے ہیں ۔اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا وہ بھی مانتے ہیں ۔ مانتے وانتے نہیں بلکہ:

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ

اظہار یہ کرتے ہیں کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں اُن کے عطا کیے ہوئے نظام کو مانتے ہیں، قرآن کو مانتے ہیں لیکن جناب نظام ریاست سوشلزم اچھا ہے، ڈیموکریسی اچھی ہے ۔اور جب ان کو جوتے پڑیں تو کہتے ہیں کہ مارشل لاء بھی اچھا ہے۔ یہ سب کچھ طاغوت ہے اور یہ مسلمان جماعتیں اور بدقسمتی سے مولویوں کی جماعتیں بھی اسی طاغوت کی حکومت قائم کرنے کی حماقت کر رہی ہیں اور یوں اس قرآنی آیت کا مصداق بن رہے ہیں نام اسلام کا لیتے ہیں حکومت جمہوریت کی قائم کرتے ہیں ۔ کیسے اسلام آئیگا اس ملک میں؟ جس ملک کی آبادی بارہ کروڑ سے متجاوز ہو اس ملک میں ایک فیصد بھی علماء اور متقی لوگ کام کرنے والے نہ ہوں ۔ وہاں اسلام کیسے آئے گا۔

غلبہ اسلام مگر کیسے؟

اسلام لانے کا مورچہ...... جَاهِدُوْ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (الحج:۷۸)

(اور اللہ کے راہ میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حکم ہے ۔)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ (التوبہ ۳۸)

(اے ایمان والو تمھیں کیا ہو گیا ہے ۔ جب تمھیں کہا جاتا ہے ۔اللہ کے راستے میں نکلو تو تم زمین سے چمٹ جاتے ہو ۔)

خدا کے راستے میں نکلے بغیر دین نہیں آئے گا۔ گھر میں بیٹھے رہنے سے انقلاب نہیں آئے گا۔ ایمان بھی نہیں بچے گا۔ کوئی مانتا ہے تو مان لے اگر نہیں مانتا تو اس کی مرضی ۔ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اللہ کی بارگاہ میں مجلس احرار کے غریب کارکن سرخرو ہیں ۔ یا اللہ آپ گواہ رہیں میں نے آپ کے دین کے بیان کرنے میں کوئی منافقت اور کوئی مداہنت نہیں کی ۔ جتنی میری عقل تھی، جتنا میرا شعور تھا۔ میں نے اس کے مطابق بیان کر دیا۔ اور اے لوگو! مانو تو سزا سے بچو گے ۔ نہیں مانو گے ۔ تو نبی کی بات کا انکار بھی تمھیں سزا دلوائے گا۔ اور مجھ فقیر کی دستک......اس کے متعلق بھی آپ سے پوچھ ہوگی ۔ کہ میرا ایک عاجز اور نالائق سا بندہ اس نے بھی تمھیں کہا تھا کیوں تم نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔

مجلس احرار اسلام کے کارکن یہ مت سمجھیں کہ محض تقریروں سے اسلام آ جائے گا۔ کارکن ساتھیو! آپ اگر یہ چاہتے ہو کہ اس ملک میں دینی انقلاب آئے ، دینی قوت، قوت حاکمہ بنے تو آپ کو اپنا وقت سب سے پہلے قربان کرنا ہوگا۔ ہم فقیروں کے شانہ بشانہ چلنا ہوگا۔ پالیسی کیا ہوتی ہے ۔ کیا ہوتا ہے منشور و دستور؟ یہی دستور ہے یہی منشور ہے کہ اللہ کے راستے میں ہمارے ساتھ نکلو۔ اگر ہماری زندگی کو صحیح سمجھتے ہو۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہو کہ ہم لوگ ایمانداری سے دین کو بیان کرتے ہیں دین کا کام کرتے ہیں تو ہمارا ساتھ دو گھر میں بیٹھ کے نہیں...... وقت لگاؤ ہمارے ساتھ چلو، قریہ قریہ بستی بستی ۔ اپنے عمل کی چھاپ لوگوں کے دلوں پر لگاؤ اپنے تصورات ونظریات، اعتقادات، اعمال اور اخلاق سے امت میں تبدیلی پیدا کرو۔ جس طرح صحابہ نے کی ۔ پھر آئے گا دین وگرنہ نہیں آئے گا۔ ”وما علینا الا البلاغ“ ☆☆☆